رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودًا

اللہ اکبر

الہام حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

ایڈیٹر غلام نبی

تارکا پتہ "الفضل" قادیان

شرح چندہ پیشگی

سالانہ ۱۵/-

ششماہی ۸/-

سہ ماہی ۴/۱۲

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ ۔ قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہندوستان ۱۸

جلد ۲۵ ۔ ۳ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ ۔ یوم یکشنبہ ۔ مطابق ۱۳ جون ۱۹۳۷ء ۔ نمبر ۱۳۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱- جون - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کو آج بھی سر درد اور گلے کی تکلیف رہی ۔ اور طبیعت میں ضعف بھی رہا ۔ احباب حضور کی صحت کے لئے خاص توجہ سے دعا فرمائیں ۔ باوجود ناسازیٔ طبع حضور نے مختصر سا خطبۂ جمعہ ارشاد فرمایا۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ۔

میاں انس احمد ابن صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کو پہلے سے آرام ہے ::

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

زمانۂ حال کے مواد فاسدہ کا استیصال صرف خشک دلائل سے ممکن نہیں

"میرا یقین ہے ۔ کہ زمانۂ حال کے ابخرۂ ردیہ و موادِ فاسدہ کا استیصال صرف خشک اور ظاہری دلائل سے ممکن نہیں ۔ تاریکی ہمیشہ نور سے دُور ہوتی رہی ہے ۔ اور اب بھی ایمانی انوار اس تاریکی کو دُور کریں گے ۔ ایسے معرکہ میں وہ لوگ کام نہیں کر سکتے ۔ کہ لیکچر یا تقریر کرنے میں نہایت فصیح ہوں ۔ اور ایمانی وفاداریوں ۔ اور صدقوں کی تحریک نہ پہونچی ہو ۔ ہاں اگر فضل و احسان الٰہی سے کسی انگریزی خوان میں یہ دونوں باتیں جمع ہو جائیں ۔ تو پھر نورٌ علیٰ نور ہوگا ۔ اور اگر ایسے انگریزی خوان ہمیں میسّر نہ آجائیں ۔ تو پھر بھی ہم ہرگز نا امید نہیں ۔ اور کیوں نا امید ہوں ۔ ہمارے پاس مواعید صادقہ حضرت اصدق الصادقین کا ایک ذخیرہ ہے ۔ اور ہماری تسلی کے لئے یہ آیاتِ قرآنِ کریم کافی ہیں ۔ جن کو ہم پڑھتے ہیں ۔ ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ ولما یاتکم مثل الذین خلوا من قبلکم مستھم الباساء والضراء وزلزلوا حتی یقول الرسول والذین اٰمنوا معہ متیٰ نصر اللہ الا ان نصر اللہ قریب ۔ اب ہمیں انصاف کرنا چاہیئے کہ ابھی تک ہم نے کیا دکھ اٹھایا ۔ اور کونسے زلازل ہم پر آئے ۔ کس قدر صبر کرتے زمانہ گزرا ۔ یہ تو سوء ادبی ہے کہ ہم روزِ اول سے اپنے خداوند کریم پر افسوس کریں ۔ کہ اس نے ہماری محنت کا کوئی نتیجہ نہیں دیا ۔ ہمیں مستقل رہنا چاہیئے ۔ بلاشبہ نتائج خیر ظہور میں آئیں گے ۔ ولا تبدیل لکلمات اللہ"

جناب چودہری فتح محمد صاحب کی لڑکی کا رخصتانہ

ضلع کیمبلپور اور میانوالی کے رؤسا اور معززین کی قادیان میں تشریف آوری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان ۱۱ر جون۔ آج بعد نماز جمعہ جناب چودہری فتح محمد صاحب سیال۔ ایم۔ اے کی صاحبزادی عائشہ بیگم کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی کوٹھی دارالحمد میں دو سو سے زائد اصحاب کو دعوت ناشتہ دی گئی جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے بھی شمولیت فرمائی۔ اور دعا کی۔

برات پنڈی گھیپ سے رسالدار سلطان سرخرو خانصاحب کے صاحبزادہ لفٹیننٹ ملک سلطان محمد خان صاحب کی کل موٹروں پر آئی۔ جس میں اس علاقہ کے بڑے بڑے رؤسا اور معززین شریک تھے۔ مثلاً (۱) میجر سردار محمد نواز خانصاحب رئیس کوٹ فتح خان (۲) نواب زادہ ملک امیر محمد خان صاحب رئیس کالا باغ (۳) نواب زادہ ملک اللہ یار خان صاحب آف پنڈی گھیپ (۴) ملک تاج خانصاحب پنڈی گھیپ (۵) ملک محمد اویس خان صاحب پنڈی گھیپ (۶) کپتان نور خانصاحب پنڈی گھیپ (۷) لفٹیننٹ سرفراز خان صاحب پنڈی گھیپ (۸) خان صاحب ملک محمد اکبر خان صاحب کھنڈہ (۹) سردار سعادت خان صاحب کوٹ فتح خان (۱۰) چودہری نور خان صاحب ذیلدار کوٹ چودہریاں (۱۱) مرزا ابوسعید صاحب انسپکٹر پولیس لاہور (۱۲) چودہری عبدالعزیز خان صاحب کوٹ فتح خان (۱۳) شیخ محمد عمر صاحب کنٹرکٹر راولپنڈی (۱۴) صوبیدار شادی خان صاحب پنڈی گھیپ (۱۵) میاں جان محمد صاحب کیمبلپور۔ (۱۶) چودہری فضل قادر صاحب تحصیلدار (۱۷) ڈاکٹر برکت اللہ صاحب کوٹ فتح خان (۱۸) لفٹیننٹ محمد خان صاحب پنڈی گھیپ۔ برات آج شام کو واپس چلی گئی

شکریہ احباب

میری اہلیہ مرحومہ کی وفات پر احباب قادیان و برادران بیرونجات نے جس دلی اخلاص اور درد سے میرے ساتھ ہمدردی کا سلوک اور میری غمگساری فرمائی ہے وہ بالکل غیر معمولی ہے جس کثرت سے احباب کے خطوط تعزیت آئے ہیں۔ اور ابھی تک برابر آرہے ہیں۔ فرداً فرداً ان سب کی خدمت میں شکریہ لکھنے کی اس وقت مجھے ہمت نہیں۔ لیکن میں نے رسمی طور پر نہیں بلکہ طبعی طور پر خدائے عزوجل کے حضور ان کے لئے بے ساختہ دعائیں کی ہیں۔ کہ خدا تعالے نے میرے ان سب بھائیوں کو جنہوں نے حقیقی رشتہ داروں سے بڑھ کر تعزیت فرمائی ہے میری جانب سے اجر عظیم دارین میں عطا فرما۔ کیونکہ میں ان کا کوئی بدلہ اور اجر نہیں دے سکتا۔ مگر اخلاقی طور پر یہ بھی ضروری ہے۔ کہ میں ان کا شکریہ بھی ادا کروں۔ سو الفضل کے ذریعہ میں ان تمام بزرگان و برادران اور بہنوں کا جو قادیان میں ہیں یا باہر جو میرے غم میں شریک ہوئے ہیں سچے دل سے شکرگزار ہوں۔ اور جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والاخرۃ کی دعا کرتا ہوں۔ اور ساتھ ہی درخواست کرتا ہوں۔ کہ از راہ محبت و مہربانی مرحومہ کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرما کر مزید ثواب عظیم کے مستحق ہوں۔ خاکسار آپ کا ناچیز غمزدہ

قاسم علی ایڈیٹر فاروق قادیان

آنریبل سر چودہری ظفر اللہ خانصاحب کو ڈاکٹر آف لاء کا اعزاز

لنڈن ۱۰ر جون۔ رائٹر کی اطلاع ہے۔ کہ کیمبرج یونیورسٹی کے چانسلر ارل بالڈون (سابق وزیراعظم برطانیہ) نے آنریبل سر چودہری ظفر اللہ خان صاحب کے سی۔ ایس۔ آئی۔ گائیکواڑ آف بڑودہ اور ایبا ٹر کی طرف سے تقریب تاجپوشی کے پانچ اور نمائندوں کو یونیورسٹی کی طرف سے ڈاکٹر آف لا کی اعزازی ڈگری دی ہے

لفظ خاتم النبیین اور اس کی حقیقت

مولوی عمر الدین صاحب نے ہمارے مناظرۂ دہلی کے متعلق "پیغام صلح" میں لکھا ہے "مارچ گزشتہ میں دہلی میں مولانا ابوالعطا اللہ دتا صاحب جالندہری نے انجمن سیف الاسلام سے ان کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ختم نبوت پر مباحثہ کیا۔ بہت اچھا مناظرہ تھا غیر احمدی علماء کا ناطقہ بند ہو گیا تھا۔" (۸ر جون ۱۹۳۷ء)

بعد ازاں سید اختر حسین شاہ صاحب کے سلسلہ مضمون "لفظ خاتم النبیین اور اس کی حقیقت" کا ذکر کر کے خاکسار سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ اس مضمون کا بھی جواب لکھا جائے۔ سوان کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ انشاء اللہ عنقریب میں ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے اعتراضات کے جواب کی اقساط ختم کر کے اس مضمون کا بھی جواب لکھوں گا۔ اس وقت میں چند یوم کے لئے ایک سفر پر جا رہا ہوں۔

خاکسار ابوالعطاء جالندہری

قادیان میں دوکانوں کے خریداروں کو خوشخبری

اکثر احباب دریافت کرتے رہتے ہیں۔ کہ دوکانوں کے لئے کوئی زمین قابل فروخت ہو تو ہمیں اطلاع دی جائے۔ اب ایک موقعہ نکلا ہے۔ اڈہ خانہ اور کارخانہ ہوزری کیطرف جہاں کم وبیش ۵۰ فٹ کی سڑک کا نیا شاندار بازار بن رہا ہے۔ ۸ دوکانیں ۵۰ فٹ کی سڑک پر اور ۳ دوکانیں ۲۰ فٹ کی سڑک پر نیز ان دوکانوں کے پیچھے ایک احاطہ بھی قابل فروخت ہے صدر انجمن احمدیہ قادیان نے بحوالہ ریزولیوشن نمبر ۱۵ اغ م ۲۶-۹-۲۶ اس جائداد کو نیلام کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ جائداد بہت قیمتی اور باموقعہ ہے۔ لہذا یہ فائدہ مند جائداد موقعہ پر ۲۰ جون کو منشی محمد الدین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان بوقت ۵ بجے شام نیلام کریں گے۔ زر نیلام کا ۱/۴ حصہ فوراً وصول کیا جائیگا۔ اور بقیہ ۳/۴ حصہ صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر وصول ہوگا۔ خواہشمند اصحاب ٹھیک وقت مقررہ پر پہونچکر بولی دیں۔ ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ

لنڈن میں ایک نئی مسجد بننے کی تجویز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ کہ حال میں لنڈن کے ویسٹ کینسنگٹن حصہ میں ولی عہد مملکت حیدر آباد دکن پرنس آف برار نے ایک مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا ہے۔ اسی سلسلہ میں بیان کیا گیا ہے کہ اس مسجد کی تعمیر پر ایک لاکھ پونڈ خرچ کیا جائے گا۔ جس میں سے حضور نظام دکن ساٹھ ہزار پونڈ عطا فرما چکے ہیں:۔

لنڈن ایسے وسیع اور عظیم الشان شہر میں ایک اور مسجد کی تعمیر اور مساجد کی تعمیر ہر اس شخص کے لئے خوشی اور مسرت کا موجب ہونی چاہیئے۔ جو مسجد کو متبرک سمجھتا۔ اور یہ خواہش رکھتا ہے۔ کہ تثلیث کے مرکز میں نعرہ توحید اللہ اکبر بلند کرنے کے نہ صرف متعدد مقام ہونے چاہئیں بلکہ وہ ان لوگوں سے معمور بھی رہیں۔ جو خدائے واحد اور یگانہ کے سچے پرستار اور اشاعتِ اسلام کے جذبہ سے سرشار ہوں لیکن مسلمانانِ ہند اس وقت جس دور میں سے گزر رہے ہیں۔ وہ ایسا عبرت انگیز اور ماتم خیز ہے۔ کہ کوئی کام خواہ کیسی ہی نیک نیتی کے ساتھ شروع کیا جائے۔ اس کو برباد کرنے اس میں نقص نکالنے اور اس سے عوام کو متنفر کرنے والے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پھر یہی نہیں۔ بلکہ جو لوگ اس کی تائید و حمایت میں کھڑے ہوتے ہیں، وہ بھی اپنی نادانی اور کینہ پروری کی وجہ سے نادان دوست ثابت ہوتے ہیں۔ یہی صورت لنڈن میں نئی مسجد کی بنیاد رکھنے کی اطلاع ملنے پر پیدا ہوئی ہے۔ چنانچہ پنجاب کے ایک اخبار نے تو یہ خبر سنتے ہی "لنڈن میں خدا کا گھر" اور "مغرب میں تبلیغ اسلام کا مرکز" کے دوسرے عنوان کے ماتحت فرحت و انبساط کا اظہار کرتے ہوئے بلا وجہ جماعتِ احمدیہ کو ہدفِ طعن و تشنیع بنانا ضروری سمجھا۔ اور اس کے جواز کی وجہ یہ بیان کی۔ کہ تھوڑے ہی دن ہوئے یورپ کی ایک خبر رساں ایجنسی نے یہ اعلان کیا تھا۔ کہ چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب لنڈن کی مسجد میں گئے تھے۔ اور یہ مسجد قادیانی جماعت کی تعمیر کردہ ہے:۔

اخبار مذکور کا بیان ہے۔ کہ:۔

"ہم نے اس اعلان کو انتہائی تکلیف کے ساتھ برداشت کیا" کیوں اس لئے کہ:" یہ امر ہندوستان کے کروڑوں مسلمان باشندوں کے لئے نہایت شرم و حسرت کا باعث ہے۔ کہ لنڈن جیسی جگہ میں ان کی کوئی مسجد نہ ہو۔ حالانکہ آج دُنیائے اسلام کا اکثر حصہ اس کی سیاسی سیادت اور فرمانروائی میں زندگی بسر کر رہا ہے۔ اور قادیانی جماعت کا شرذمہ قلیل ان کو طعنہ دے سکے۔ کہ جو کام تم سے نہیں ہو سکا۔ وہ ہم نے کر کے دکھا دیا ہے۔ اور اس طرح وہ اسلامی دُنیا کو اپنی طرف دعوت دے سکے"۔

یہ ایک حقیقت ہے۔ اور ناقابل انکار حقیقت۔ کہ لنڈن جیسی جگہ میں جس کی اہمیت کا اخبار مذکور بھی اعتراف کر رہا ہے۔ اس وقت تک مسجد تعمیر کرنے اور تبلیغ اسلام کا مرکز قائم کرنے کی سعادت محض خدا تعالےٰ کے فضل سے صرف جماعت احمدیہ کو ہی حاصل ہوئی ہے۔ جو دوسرے مسلمانوں کے مقابلہ میں نہایت ہی قلیل۔ نہایت ہی کمزور۔ اور نہایت ہی غریب جماعت ہے۔ اور یہ شرف کوئی معمولی شرف نہیں لیکن اس میں بھی کوئی کلام نہیں کہ آج تک کبھی اس بات کو بطور "طعنہ" پیش نہیں کیا گیا۔ اور اخبار مذکور کے اپنے الفاظ ہی اس الزام کی تردید کر رہے ہیں۔ جو یہ ہیں۔ کہ اس طرح جماعت احمدیہ اسلامی دُنیا کو اپنی طرف دعوت دیتی ہے۔ کیا طعنہ زنی کے ذریعہ بھی کوئی ہوشمند اپنی طرف دعوت دیا کرتا ہے۔ جماعت احمدیہ اگر کسی موقعہ پر اس بات کا ذکر کرتی ہے کہ اس کو باوجود قلیل التعداد۔ اور غربار کی جماعت ہونے کے خدا تعالےٰ نے خدمتِ اسلام کی وہ توفیق بخشی جو دوسروں کو حاصل نہیں ہوئی۔ تو صرف اس لئے کہ وہ بھی جماعت احمدیہ میں شریک ہو کر خدمتِ اسلام کی سعادت سے بہرہ اندوز ہوں:۔

غرض یہ طعن و تشنیع اور بے جا تفاخر کا اظہار تو اس اخبار نے کیا جو مسجد کی بنیاد رکھنے پر ہی "لنڈن میں خدا کا گھر" اور "مغرب میں تبلیغ اسلام کا مرکز" بنا بیٹھا۔ اس کے مقابلہ میں ایک دوسرے اخبار کو جو سوجھی وہ یہ ہے۔ کہ لنڈن کی یہ مسجد "برطانی جنسیت کے مسلمانوں کا نیا حرم" تعمیر ہونے لگا ہے۔ اور "برطانیہ کی غلامی قبول کرنے والے مسلمانوں کے لئے لنڈن میں ایک نیا کعبہ بن رہا ہے"۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے:۔

"ایسی ہی مساجد میں جو دُنیا کی بڑی بڑی استعمار پیشہ دول نے اپنی قیصری اور شاہی مزدوروں کے لئے اپنے اپنے مراکز میں تعمیر کر رکھی ہیں۔ ایک اور مسجد کا اضافہ ہو رہا ہے جو برطانی استعمار کے مرکز لنڈن میں تاج محل آگرہ کے نقشہ کے مطابق تعمیر کا جامہ پہننے والی ہے۔ جس کے متعلق رائٹر کی زبان فیض ترجمان نے مسلمانوں کو یہ مژدہ سنایا ہے۔ کہ شہزادۂ برار ولی عہد نظام دکن نے کل اس مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کی رسم ادا کی"۔

جہاں ہم نے اول الذکر اخبار کے متعلق یہ کہا ہے۔ کہ اس نے اس موقعہ پر خواہ مخواہ جماعت احمدیہ کا بالکل غلط پیرایہ میں ذکر کر کے نادان دوست کا پارٹ ادا کیا ہے۔ کیونکہ جماعت احمدیہ کو سب سے پہلے لنڈن میں خدا کا گھر تعمیر کرنے اور اس کی آبادی کے سامان مہیا کرنے کا جو فخر حاصل ہو چکا ہے، وہ اب کسی اور کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ خواہ ایک لاکھ پونڈ خرچ کر کے ہی مسجد بنائے۔ وہاں ہم یہ کہہ دینا بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ مؤخر الذکر اخبار نے اچھے پہلو کو چھوڑ کر خواہ مخواہ بدظنی اور بدگمانی کی طرف رُخ کیا ہے:۔

اگر ہندوستان کی کروڑوں مسجدوں کا مملکت انگریزی میں تعمیر ہونا "برطانیہ کی غلامی" قبول کرنے کی علامت نہیں ہے۔ اور اگر ہے۔ تو اسے نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ برداشت کیا جا سکتا ہے تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ لنڈن میں اس لئے مسجد تعمیر نہ کی جائے۔ کہ برطانیہ کی غلامی کا پھندا گلے میں پڑ جائے گا۔ پس لنڈن میں مسجد کی تعمیر کے خلاف جو بات پیش کی گئی ہے۔ اس میں معقولیت کا شائبہ نظر نہیں آتا۔ البتہ جس بات کا خطرہ ہو سکتا ہے وہ یہ ہے۔ کہ لنڈن کی مسجد تعمیر ہونے کے بعد اسی طرح ویران نہ پڑی رہے جس طرح ہندوستان کی بیسیوں مساجد پڑی ہوئی ہیں اور ووکنگ کی مسجد انہی حالات میں سے گزر چکی ہے:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معجزاتِ مسیح کے متعلق عیسائیوں کا ناقابلِ قبول نظریہ

عیسائیوں کی ابنیتِ مسیحؑ کے ثبوت میں ایک دلیل

(۱)

عیسائیوں کی ایک مایۂ ناز دلیل

عیسائیوں کی طرف سے حضرت مسیح کی الوہیت کے ثبوت میں جو دلائل پیش کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک دلیل یہ ہے کہ حضرت مسیحؑ سے چونکہ ایسے معجزات ظاہر ہوئے۔ جو آپ سے پہلے کسی انسان نے نہیں دکھائے اور نہ آپ کے بعد کوئی ویسے ہی معجزات دکھانے پر قادر ہو سکا۔ اس لئے آپ بشر نہیں بلکہ الٰہ تھے۔ یہ دلیل جو درحقیقت عیسائیوں کی مایۂ ناز دلیل ہے۔ کئی وجوہ سے باطل اور ناقابلِ قبول ہے۔

صدورِ معجزات کا الوہیت سے کوئی تعلق نہیں

پہلی وجہ اس دلیل کے باطل ہونے کی یہ ہے کہ بائبل سے یہ امر یقینی طور پر ثابت ہے۔ کہ صدورِ معجزات الوہیت کا ثبوت نہیں بلکہ معجزات ونشانات دکھانے کی وجہ سے کوئی شخص نبی حتٰی کہ راستباز انسان بھی نہیں سمجھا جا سکتا۔ چنانچہ استثنا میں لکھا ہے۔

"اگر تمہارے درمیان کوئی نبی یا خواب دیکھنے والا ظاہر ہو۔ اور تمہیں کوئی نشان یا معجزہ دکھلائے۔ اور اس نشان یا معجزے کے مطابق جو اس نے تمہیں دکھایا بات واقع ہو اور وہ تمہیں کہے آؤ ہم غیر معبودوں کی جنہیں تم نے نہیں جانا پیروی کریں اور ان کی بندگی کریں۔ تو ہرگز اس نبی یا خواب دیکھنے والے کی بات پر کان مت دھریو۔ کہ خداوند تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے۔ تا دریافت کرے کہ تم خداوند اپنے خدا کو اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان سے دوست رکھتے ہو کہ نہیں۔" (۱۳ : ۱ تا ۳)

اس اقتباس سے ظاہر ہے کہ بائبل کے رو سے ایسا ہو سکتا ہے۔ کہ ایک شخص معجزات دکھائے۔ لیکن باطن میں راستباز اور صادق نہ ہو۔ پس جبکہ عہد قدیم کے رو سے جھوٹے اور فریبی بھی معجزات دکھلا سکتے ہیں تو حضرت مسیح کو محض معجزات کی بناء پر خدا قرار دینا کسی طرح درست نہیں ہو سکتا۔

مصر کے جادوگروں کے معجزات

استثنا کے بعد جب ہم خروج کو دیکھتے ہیں۔ تو وہاں سے بھی یہی امر مستنبط ہوتا ہے۔ چنانچہ مصر کے جادوگروں کے متعلق جنہیں کوئی بھی عیسائی خدا قرار دینے کے لئے تیار نہیں لکھا ہے۔

"تب موسٰےؑ اور ہارون فرعون کے آگے گئے اور انہوں نے وہ جو خداوند نے انہیں فرمایا تھا کیا۔ ہارون نے اپنا عصا فرعون اور اس کے خادموں کے آگے پھینکا۔ اور وہ سانپ ہو گیا۔ تب فرعون نے بھی داناؤں اور جادوگروں کو طلب کیا۔ چنانچہ مصر کے جادوگروں نے بھی اپنے جادوؤں سے ایسا ہی کیا کہ ان میں سے ہر ایک نے اپنا اپنا عصا پھینکا اور وہ سانپ ہو گیا۔" (۷ : ۱۰ تا ۱۲)

اسی طرح لکھا ہے:۔

"تب موسٰےؑ اور ہارون نے جیسا خداوند نے فرمایا تھا۔ کیا اس نے عصا اٹھایا۔ اور دریا کے پانی پر فرعون کی آنکھوں اور اس کے نوکروں کی آنکھوں کے سامنے مارا۔ اور دریا کا پانی سب لہو ہو گیا۔ اور دریا کی مچھلیاں مر گئیں۔ اور دریا بدبو ہو گیا۔ اور مصر کے لوگ دریا کا پانی نہ پی سکے۔ اور مصر کی ساری زمین میں لہو تھا تب مصر کے جادوگروں نے بھی اپنے جادوؤں سے ایسا ہی کیا۔" (۷ : ۲۰ تا ۲۲)

پھر لکھا ہے:۔

"خداوند نے موسٰےؑ کو فرمایا کہ ہارون سے کہہ کہ اپنا ہاتھ عصا کے ساتھ نہروں اور دریاؤں اور حوضوں پر بڑھا۔ اور مینڈکوں کو ملکِ مصر پر چڑھا۔ چنانچہ ہارون نے مصر کے پانی پر ہاتھ بڑھایا اور مینڈک چڑھ آئے اور مصر کی زمین چھپا دی۔ اور جادوگروں نے بھی اپنے جادوؤں سے ایسا ہی کیا۔ اور مصر کی زمین پر مینڈک چڑھ آئے"۔ (۸ : ۵ ، ۶)

خروج کے ان ہر سہ حوالجات سے یہ بات ثابت ہے۔ کہ بائبل کے بیانات کے مطابق معجزات ہرگز ایسی چیز نہیں۔ کہ ان کی بناء پر کسی شخص کو خدا یا ابن اللہ قرار دیا جا سکے بلکہ جادوگر بھی بڑے بڑے معجزے دکھلا سکتے ہیں۔ پھر نہ معلوم عیسائیوں کو کیا ہو گیا۔ کہ انہوں نے صدورِ معجزات کو حضرت مسیح کی الوہیت کا ثبوت قرار دے دیا۔

بدکاروں سے معجزات کا صدور

عہد قدیم کے بعد جب ہم عہد جدید کا مطالعہ کرتے ہیں۔ تو وہاں بھی ہمیں اسی قسم کی تعلیم نظر آتی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح اپنے حواریوں سے کہتے ہیں جب قیامت کا دن آئے گا۔ تو "بہتیرے مجھ سے کہیں گے۔ اے خداوند اے خداوند کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہیں کی۔ اور تیرے نام سے بدروحوں کو نہیں نکالا۔ اور تیرے نام سے بہت سے معجزات نہیں دکھائے اس وقت میں ان سے صاف کہہ دونگا کہ میری کبھی تم سے واقفیت نہ تھی۔ اے بدکارو میرے پاس سے چلے جاؤ۔" متی ۷ : ۲۲

حضرت مسیح کے اس قول سے ظاہر ہے کہ ایسے لوگ بھی جو اللہ تعالےٰ کی نگاہ میں "بدکار" ہوں معجزات دکھلا سکتے۔ اور بدروحوں کو نکال سکتے ہیں۔

جھوٹے لوگ بھی معجزات دکھا سکتے ہیں

اس طرح ایک دوسرے موقعہ پر فرماتے ہیں:۔

"اگر کوئی تم سے کہے کہ دیکھو مسیح یہاں ہے یا وہاں ہے تو یقین نہ کرنا کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اٹھ کھڑے ہوں گے۔ اور ایسے بڑے نشان اور عجیب کام دکھائیں گے کہ اگر ممکن ہو تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کر لیں۔"

(متی ۲۴ : ۲۴ و مرقس ۱۳ : ۲۲)

گویا جھوٹوں اور اللہ تعالےٰ پر افترا باندھنے والوں سے بھی ایسے ایسے عجیب معجزات ظاہر ہو سکتے ہیں۔ کہ ممکن ہے۔ وہ برگزیدہ لوگوں کو بھی ورطۂ حیرت میں ڈال دیں۔ مرقس میں بھی لکھا ہے۔ کہ یوحنا نے ایک دفعہ حضرت مسیح سے کہا "اے استاد ہم نے ایک شخص کو تیرے نام سے بدروحوں کو نکالتے دیکھا۔ اور ہم اسے منع کرنے لگے۔ کیونکہ وہ ہماری پیروی نہیں کرتا تھا۔" (۹ : ۳۸)

گویا ایک ایسا شخص جو حضرت مسیح کی پیروی بھی نہیں کرتا تھا۔ اور حضرت مسیح کے حواریوں سے بھی کم حیثیت تھا۔ بدروحوں کو نکالتا۔ اور بیماروں کو تندرست کر دیتا۔ پھر معجزات کی بناء پر حضرت مسیح کو خدا قرار دینا کس طرح درست ہو سکتا ہے۔

معجزاتِ یہود

اناجیل سے یہیں تک معجزات کے صدور کی کیفیت ظاہر نہیں ہوتی۔ بلکہ انکے مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہود بھی جو حضرت مسیح کے منکر تھے۔ معجزات دکھایا کرتے تھے چنانچہ حضرت مسیحؑ یہود کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اگر میں بدروحوں کو بعلز بول کی مدد سے نکالتا ہوں۔ تو تمہارے بیٹے کس کی مدد سے نکالتے ہیں۔ پس وُہی تمہارے منصف ہونگے" (لوقا $\frac{11}{19}$)

جب ایک یہودی اور حضرت مسیح علیہ السلام پر ایمان نہ رکھنے والا انسان بھی ویسے ہی معجزات دکھا سکتا ہو۔ جیسے حضرت مسیح علیہ السلام نے دکھائے۔ تو کس قدر افسوس ہوگا۔ اگر انہی معجزات کی وجہ سے حضرت مسیح کو تو خدا قرار دے دیا جائے۔ مگر دوسروں کو معمولی انسان سمجھا جائے۔

شمعون ساحر کے حیران کن معجزے

"اعمال" میں بھی ایک ایسے شخص کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو اپنے جادُو کے زور سے ایسے ایسے معجزات دکھلایا کرتا۔ کہ ہر کہ وہ اُسے خدا کی "بڑی قدرت" کہتے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"اس سے پہلے شمعون نام ایک شخص اس شہر میں جادوگری کرتا تھا۔ اور سامریہ کے لوگوں کو حیران رکھتا۔ اور یہ کہتا تھا۔ کہ میں بھی کوئی بڑا شخص ہوں۔ اور چھوٹے بڑے تک سب اس کی طرف متوجہ ہوتے اور کہتے تھے۔ کہ یہ شخص خدا کی وُہ قدرت ہے۔ جسے بڑی کہتے ہیں۔ وُہ اس لئے اس کی طرف متوجہ ہوتے تھے۔ کہ اس نے بڑی مدت سے اپنے جادُو کے سبب ان کو حیران کر رکھا تھا" (۸ $\frac{9}{12}$ تا)

غور فرمائیں۔ یہ شخص جادوگر تھا۔ مگر صدور معجزات میں کس قدر ید طولیٰ رکھتا تھا۔

ایک لونڈی میں غیب دان رُوح

اب ایک لونڈی کا بھی قصہ سُن لیجئے۔ لکھا ہے:۔

"جب ہم دُعا مانگنے کی جگہ جا رہے تھے۔ تو ایسا ہوا۔ کہ ہمیں ایک لونڈی ملی جس میں غیب دان رُوح تھی۔ وُہ غیب گوئی سے اپنے مالکوں کے لئے بہت کچھ کماتی تھی" (اعمال $\frac{16}{16}$)

جس جگہ مرد اور عورتیں ایک ہی جیسے معجزات دکھائیں۔ وہاں "یسُوع مسیح" کے متعلق یہ کہنا۔ کہ اُسے ہم اس لئے خدا کہتے ہیں۔ کہ اس سے معجزات ظاہر ہوئے۔ انتہائی کوتاہ فہمی نہیں۔ تو اور کیا ہے۔

دجّال کے نشانات

دجال کے متعلق بھی نئے عہدنامہ میں لکھا ہے:۔ کہ جب وُہ ظاہر ہوگا۔ تو بڑے بڑے نشان دکھائے گا۔ چنانچہ الفاظ یہ ہیں:۔

"اس وقت (یعنی مسیح علیہ السلام کی آمدِ ثانی کے وقت) وُہ بے دین ظاہر ہوگا۔ جسے خداوند یسُوع اپنے مونہہ کی پھونک سے ہلاک۔ اور اپنی آمد کی تجلی سے نیست کرے گا۔ اور جس کی آمد شیطان کی تاثیر کے موافق ہر طرح کی جھوٹی قدرت۔ اور نشانوں۔ اور عجیب کاموں کے ساتھ۔ اور ہلاک ہونے والوں کے لئے ناراستی کے ہر طرح کے دھوکے کے ساتھ ہوگی" (تھسلنیکیوں $\frac{2}{9-8}$)

گویا دجال جو سراسر "بے دین" ہے۔ اُس کی آمد بھی "نشانوں" کے ساتھ قرار دی گئی ہے۔ جب دجال بھی نشانات دکھا سکتا ہے۔ تو حضرت مسیح کے نشانات اپنے اندر کونسی ندرت رکھتے ہیں۔ کہ ان کی بنا پر انہیں خدا قرار دیا جائے۔

"مکاشفات" میں بھی اس حقیقت کا انکشاف کیا گیا ہے۔ کہ دجال اپنی آمد کے وقت بہت کچھ نشانات دکھائیگا چنانچہ مکاشفہ میں یوں نظر آیا کہ:۔

"وُہ بڑے بڑے نشان دکھاتا تھا۔ یہاں تک کہ آدمیوں کے سامنے آسمان سے زمین پر آگ نازل کر دیتا تھا" ($\frac{13}{13}$)

شیاطین کی نشان نمائی

پھر شیاطین کے متعلق بھی "مکاشفات" میں لکھا ہے۔ کہ وُہ نشان دکھایا کرتے ہیں۔ چنانچہ "مکاشفات" $\frac{16}{13}$ میں آتا ہے:۔

"میں نے اس اژدہے کے مونہہ سے۔ اور اس حیوان کے مونہہ سے۔ اور اس جھوٹے نبی کے مونہہ سے تین ناپاک روحیں مینڈکوں کی صورت میں نکلتے دیکھیں۔ یہ شیاطین کی نشان دکھانے والی روحیں ہیں"

اسی طرح لکھا ہے:۔

"وُہ حیوان اور اس کے ساتھ وُہ جھوٹا نبی پکڑا گیا۔ جس نے اس کے سامنے ایسے نشان دکھائے تھے۔ جس نے اُس حیوان کی چھاپ لینے والوں۔ اور اس کے بت کی پرستش کرنے والوں کو گمراہ کیا تھا وُہ دونوں آگ کی اس جھیل میں زندہ ڈالے گئے۔ جو گندھک سے جلتی ہے" (مکاشفات $\frac{19}{20}$)

بیانات کا خلاصہ

بائیبل کے ان متذکرۃ الصدر حوالجات سے یہ امر بکمال وضاحت ثابت ہوتا ہے۔ کہ معجزات ونشانات دکھانا یا اپنے عجیب وغریب کاموں سے لوگوں کو حیران کر دینا ہرگز کوئی ایسی انوکھی بات نہیں۔ کہ اس کی وجہ سے ہم صاحبِ معجزات کو خدا یا "اقنوم ثانی" قرار دیں۔ بلکہ جھوٹا مسیح۔ جھوٹا نبی۔ اور ایک بے ایمان اور کافر شخص کہ مفتری علی اللہ بھی بروئے بائیبل معجزات دکھا سکتا۔ اور اپنے حیرت انگیز کرشموں سے ساکنان ارض کو حیران کر سکتا ہے۔ اندریں حالات عیسائیوں کا حضرت مسیح کی الوہیت کی تائید میں یہ دلیل پیش کرنا کہ انہوں نے معجزات دکھلائے تو وہ ریت پر اپنی عمارت کھڑی کرتا اور مذہبی دُنیا میں اپنی غیر معقول روش کا اظہار کرنا ہے۔

آہ! سعیدہ رشید!

"مجھے سعیدہ رشید بیگم مرحومہ بنت حضرت ڈاکٹر رشید الدین صاحب مرحوم کو کچھ عرصہ انگریزی پڑھانے کا اتفاق ہوا۔ تعلیم کا یہ سلسلہ کم وبیش تین سال تک جاری رہا۔ مرحومہ اس سے پہلے "ادیب عالم" کا امتحان پاس کر چکی تھیں۔ اور ایک مشاق اور اعلےٰ درجہ کی انشا پرداز تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا متعدد مرتبہ امتحان دے کر نمایاں طور پر کامیابی حاصل کر چکی تھیں۔ اور باوجود اس مہلک بیماری کے جو ان کو بچپن سے ہی لگ چکی تھی۔ علم کے میدان میں ترقی کرنا ان کا نصب العین تھا۔

محترمہ نے میٹرک کے بعد ایف اے کی طیاری شروع کی۔ اور باوجود دائمی علالت کے ایف۔ اے (انگریزی) کا امتحان اعلےٰ نمبروں میں پاس کیا۔ بی اے کی طیاری کرنے کا ارادہ تھا۔ بلکہ ایک حد تک اس کی طیاری کرتی بھی رہیں۔ لیکن حالات نے اجازت نہ دی۔ اگر صحت یاوری کرتی۔ تو مجھے یقین ہے۔ کہ نہ صرف بی۔ اے۔ بلکہ ایم۔ اے کر لینا بھی ان کے لئے آسان تھا۔

مرحومہ نہایت ذہین اور قابل طالبِ علم تھیں۔ انگریزی سیکھنے اور لکھنے کا ابتداء سے ہی شوق تھا۔

الغرض ہماری جماعت کی تعلیم یافتہ عورتوں میں سے ایک قابل اور ہونہار طالبِ علم تھیں۔ پھر میں نے دیکھا۔ کہ سخت تکلیف دہ بیماری کو جو بچپن سے ہی شروع ہو چکی تھی۔ مرحومہ نے نہایت صبر اور شکر کے ساتھ برداشت کیا۔ اور ہر حالت میں اللہ تعالےٰ کی رضا پر راضی رہی۔ دینداری اور احکام شریعت کی پابندی کے لحاظ سے بھی مرحومہ ایک نمونہ تھی۔ دعا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ مرحومہ کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔

بیگم اعجاز احمد بی۔ اے (ع) بی ٹی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روم (اٹلی) میں تبلیغ اسلام

معززین سے ملاقاتیں

روم یکم جون۔ بذریعہ ہوائی ڈاک اس ماہ یونیورسٹی کے ایک مشہور اسلام دوست پروفیسر Dr Carlo Condeale M. D سے ملاقات کی ان کا اسلام کے متعلق بہت وسیع مطالعہ ہے۔ اور اسلامی لٹریچر کا کافی ذخیرہ اپنے پاس رکھتے ہیں۔ ان کے مکان پر ایک معزز تاجر سے ملاقات ہوئی۔ جس نے دوران گفتگو میں کہا" عیسائیت تو اب ہمیں گدھے کے بوجھ کی طرح محسوس ہو رہی ہے اور میرا اپنا ایمان یہ ہے۔ کہ اسلام دنیا کا فطرتی مذہب ہے۔ اور میری دلی خواہش ہے۔ کہ اسلام کا یورپ میں بول بالا ہو۔ میں نے اسے موجود تمام مذاہب کے مقابلہ میں اسلام کی فضیلت سمجھائی۔ اور خاص طور پر عیسائیت کی خامیاں بتائیں۔ اسلام کے متعلق یہ بتایا کہ یورپ میں اسلام کو صحیح طور پر پیش نہیں کیا گیا۔ اب اللہ تعالٰے نے تمام دنیا کی ہدایت کے لئے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خادموں میں سے ایک عظیم الشان انسان مبعوث کیا ہے تا وہ جہاں مسلمانوں کو صحیح مسلمان بنائے وہاں اصل اسلام دنیا کے سامنے پیش کرے۔ گفتگو قریباً دو گھنٹے جاری رہی وہ بہت متاثر ہوا۔

ڈاکٹر صاحب کے ساتھ روما کے ایک معزز انسان Sr Ricciardi Barone. سے وقت لے کر ملاقات کے لئے گیا۔ اور کافی دیر گفتگو کی۔ انہوں نے مجھے یقین دلایا کہ آپ میری ہر لحاظ سے امداد کریں گے۔

ڈاکٹر صاحب کی معرفت سابق شاہ افغانستان کے دو قریبی رشتہ داروں سے ملاقاتیں ہوئیں۔ دونوں نے ہمارے سلسلہ کے متعلق نہائت اچھے خیالات کا اظہار کیا۔ اور کہا جماعت احمدیہ دنیا میں اسلام کی واحد خدمتگذار ہے۔ کسی اور موقعہ پر انہوں نے امیر امان اللہ سے ملاقات کرانے کا وعدہ کیا ہے۔

ایک دن ایک معمر اٹالین میرے پاس آکر کہنے لگا۔ میرا مقصد آپ کے پاس آنے کا یہ ہے تا اسلام کو سمجھوں اور پھر اپنی زندگی اسلام کی خدمت میں صرف کردوں گو میں بوڑھا ہوں۔ مگر اسلام کی خدمت کے لئے جوان ہوں۔ میں نے اسے تفصیلاً تین گھنٹے تبلیغ کی۔ اور جماعت کی ترقی کے حالات سنائے۔ احمدیہ البم دکھایا۔ اس نے کہا میرا دل مان گیا ہے۔ کہ اسلام ہی سچا مذہب کہلانے کا مستحق ہے۔ اس کی خواہش پر اسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانح (انگریزی) اور چند ایک اور پمفلٹ برائے مطالعہ دیئے۔

مخلص نومسلمین

برادرم احمد کاربون دو ماہ ہسپتال میں بیمار رہنے کے بعد ۳۱ مئی کو برائے ملاقات آئے۔ انہوں نے بتایا۔ کہ بیماری کے ایام میں ہسپتال کے مریضوں کو تبلیغ احمدیت کرنے کی توفیق ملتی رہی کونٹ غلام احمد صاحب جو میرے میڈرڈ میں قیام کے دوران میں داخل سلسلہ ہوئے تھے کی روما میں آمد کی اطلاع تو مجھے مل چکی تھی۔ مگر خاص تاریخ معلوم نہ تھی۔ آخر وہ اچانک پہونچ گئے۔ انہوں نے اپنے ساتھی سے یہ کہتے ہوئے کہ یہ وہ انسان ہے جس نے مجھے پاک راہ بتائی۔ مجھے گلے لگالیا۔ پھر اپنے بیرسٹر ساتھی سے میرا تعارف کرایا۔ اس بیرسٹر کا نام Lanva Castello. ہے

اور یہ برادرم موصوف کی تبلیغ سے کافی حد تک اسلام کے قریب ہو چکا تھا۔ برادرم موصوف نے روما میں اتر کر سب سے پہلے مجھ سے ملاقات کی۔

جشن تاج پوشی کی تقریب

جشن تاج پوشی کے موقعہ پر برٹش سفیر مقیم روما کی طرف سے مجھے بھی مدعو کیا گیا۔ وہاں میری ملاقات ایک اور انڈین رومن کیتھولک مشنری سے ہوئی۔ جو ہمارے سلسلہ اور اس کی عظیم الشان ترقی کے حالات کو جانتا اور خصوصاً سلسلہ سے مانوس تھا۔ وہاں سیلون کے دو مشنری طالب علموں سے ملاقات ہوئی۔ اور اسلام کے متعلق ان سے گفتگو کی گئی۔ آہستہ آہستہ تیس کے قریب مشنری طالب علم اور ان کے پروفیسر اور بعض معزز انگریز مرد اور عورتیں میرے گرد جمع ہو گئے۔ اور اسلام کے دلکش عقائد سنتے رہے۔

آسٹرین دوست

آسٹرین دوست مسٹر Michael مجھ سے آخری ملاقات کے لئے آئے آپ سلسلہ کا کافی لٹریچر مطالعہ فرما چکے ہیں۔ اور اب واپس جانے والے تھے۔ آپ نے اسلام کے متعلق اپنے نہائت محبت بھرے خیالات کا اظہار کیا۔ اور باصرار مجھ سے ایک کتاب "دی احمدیہ موومنٹ" کا ترجمہ جرمن زبان میں کرنے کے لئے لے گئے۔ چند دن کے بعد ہی آپ نے کتاب کا ترجمہ جرمن زبان میں کر کے مجھے بھیج دیا ہے اور اپنے خط میں لکھتے ہیں۔ کہ واقعی صفحۂ ہستی پر اگر کوئی سچا مذہب ہے تو اسلام اور مجھے اس کی خدمت کرنے میں ذرا بھی تامل نہیں۔ مزید برآں آپ نے مزید لٹریچر کا مطالبہ کیا ہے۔ جو عنقریب آپ کو بھیجدیا جائے گا۔

قبول احمدیت

برادرم محمد سلیمان کیلانی جو یہاں میڈیکل سٹوڈنٹ ہیں۔ اور عرصہ سے زیر تبلیغ تھے۔ اپنے ایک البانین میڈیکل سٹوڈنٹ Ahimnitan [illegible] کو ساتھ لائے۔ تا اسے اسلام کی پاک تعلیم سمجھائی جائے۔ میں نے اُسے قریباً دو گھنٹے اسلام کی خوبیاں بتائیں وہ بہت ہی متاثر ہوا۔ برادرم محمد سلیمان کیلانی نے اس کے سامنے اپنا بیعت نامہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کی خدمت میں تحریر کر کے مجھے دیا۔ اور ہم تینوں نے برادرم کی استقامت اور اخلاص کے

تمام زبانوں اور تمام قوموں میں تبلیغ

منصب خلافت پر متمکن ہونے کے چند ہی روز بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے نے ایک نہائت اہم تقریر فرمائی۔ اس میں تبلیغ احمدیت کے متعلق اپنے مبارک ارادہ کا جن الفاظ میں اظہار فرمایا وہ اس لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ کہ احباب دیکھ سکیں۔ خدا تعالٰے کس طرح ان کو پورا کر رہا ہے۔ حضور نے فرمایا:۔" میں چاہتا ہوں۔ کہ ہم میں ایسے لوگ ہوں جو ہر ایک زبان کے سیکھنے والے اور پھر جاننے والے ہوں۔ تاکہ ہم ہر ایک زبان میں آسانی کے ساتھ تبلیغ کر سکیں۔ اس کے متعلق میرے بڑے بڑے ارادے اور تجاویز ہیں۔ اور میں اللہ تعالٰے کے فضل پر یقین رکھتا ہوں۔ کہ خدا نے زندگی دی اور توفیق دی۔ اور پھر اپنے فضل سے اسباب عطا کئے اور ان اسباب سے کام لینے کی توفیق ملی۔ تو اپنے وقت پر ظاہر ہو جائیں گے۔ غرض میں تمام زبانوں اور تمام قوموں میں تبلیغ کا ارادہ رکھتا ہوں۔ اس لئے کہ یہ میرا کام ہے۔ کہ تبلیغ کردوں۔ میں جانتا ہوں کہ یہ بڑا ارادہ ہے اور بہت کچھ چاہتا ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ خدا ہی کے حضور سے سب کچھ آئے گا۔ میرا خدا قادر ہے جس نے یہ کام میرے سپرد کیا ہے۔ وہی مجھے اس سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق اور طاقت دیگا۔ کیونکہ ساری طاقتوں کا مالک تو وہ آپ ہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس مقصد کے لئے بہت روپیہ کی ضرورت ہے۔ بہت آدمیوں کی ضرورت ہے۔ مگر اس کے خزانوں میں کس چیز کی کمی ہے۔ کیا اس سے پہلے ہم اس کے عجائبات قدرت کے تماشے دیکھ نہیں چکے۔ یہ جگہ جسکو کوئی جانتا بھی نہیں تھا۔ اس کے مامور کے باعث دنیا میں شہرت یافتہ ہے۔ اور جسطرح خدا نے اس سے وعدہ کیا تھا۔ ہزاروں نہیں لاکھوں لاکھ روپیہ اس کے کاموں کی تکمیل کے لئے اس نے آپ کو بھیجدیا اس نے وعدہ کیا تھا ینصرک رجال نوحی الیھم تیری مدد ایسے لوگ کریں گے۔ جن کو ہم خود وحی کریں گے۔ پس

369

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یورپ میں پیدائش کی کمی

آج کل قوموں کی طاقت اور عظمت میں آبادی کی کثرت کو بہت بڑا دخل ہے ایک وقت تھا۔ جب یورپ کی آبادی کو اس کے ذرائع معیشت اور اس کی قوت برداشت سے زائد تصور کیا جاتا تھا لیکن اب یورپ کے کئی ممالک نسل کی کمی کو شدت سے محسوس کرتے ہوئے اس کے انسداد میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ لوگوں کو شادی کے لئے مجبور کیا جا رہا ہے۔ فیملی الاؤنس دئے جا رہے ہیں۔ اور افزائش نسل کی ہر طرح حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے۔ اٹلی اور جرمنی میں نسل کی کمی کو سختی سے محسوس کیا جا رہا ہے۔ لیکن انہی پر موقوف نہیں۔ خود انگلستان اور اس کی نوآبادت میں پیدائش کی کمی ہوتی جا رہی ہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل اعداد و شمار سے ظاہر ہے۔

سنہ	ملک	پیدائش فی ہزار
۱۸۷۱ تا ۱۸۸۵ء	انگلستان اور ویلز	۳۵٫۴
۱۹۳۵ء	"	۱۴٫۷
۱۸۷۱ تا ۱۸۷۵ء	آسٹریلیا	۳۷
۱۹۳۴ء	"	۱۶٫۳۹
۱۸۷۶ تا ۱۸۸۰ء	نیوزیلینڈ	۴۱٫۲
۱۹۳۴ء	"	۱۶٫۴۷
۱۹۲۶ تا ۱۹۳۰ء	کینیڈا	۲۴٫۱
۱۹۳۴ء	"	۲۰٫۵
۱۹۱۰ء	جنوبی افریقہ	۳۲٫۵
۱۹۳۴ء	"	۲۳٫۶
۱۹۲۶ء	نٹال	۲۲٫۵۶
۱۹۳۴ء	"	۱۷٫۶۰

انگلستان اور برطانوی نوآبادیات کی آبادی میں کمی کا یہ تناسب برطانیہ کے مدبرین کی توجہات کا مرکز بنا ہوا ہے۔ اور قریباً تمام اس امر پر متفق نظر آتے ہیں۔ کہ اگر آبادی میں کمی کی رفتار یہی رہی۔ تو انجام نہایت خطرناک ہوگا۔

مفکرین اپنے اپنے رنگ میں اس صورت حالات کی وجوہ پیش کر رہے ہیں بعض اسے اقتصادی مشکلات کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور بعض اسے امکانات جنگ سے تغافل اور لاپرواہی کا نتیجہ قرار دے رہے ہیں۔ حالانکہ حقیقت دراصل یہ ایک ثابت شدہ بات ہے کہ اہل فرنگ میں تناسلی امراض کی کثرت نہایت عبرتناک حد کو پہنچ چکی ہے۔ جو مرد و عورت کے بے محابہ اختلاط کا لازمی نتیجہ ہے۔ چنانچہ ہیلز لیگ آف ہیلتھ کے فراہم کردہ اعداد سے جو صرف انگلستان اور ویلز سے تعلق رکھتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ۱۹۳۵ء میں تناسلی امراض کے اٹھانوے ہزار نو مریض مختلف ہسپتالوں میں زیر علاج تھے۔ اس کے ساتھ ہی جب یہ دیکھا جائے۔ کہ یورپین عورتیں اور مرد تربیت اولاد کی ذمہ داریوں سے گریز کرتے ہوئے ضبط تولید کے طریقوں کو اختیار کر رہے ہیں۔ تو پیدائش کی کمی کی وجہ صاف معلوم ہو جاتی ہے۔

پس جب تک مردوں اور عورتوں کے بے جا اختلاط کو نہ روکا جائے گا۔ اس وقت تک ان تمام بد نتائج کا رونما ہونا لازمی ہے۔ جو اہل یورپ کو ہلکان کر رہے ہیں۔

سرکاری فوج پر حملہ

شملہ ۱۰ رجون۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ۸ ر ۹ رجون کی درمیانی رات کو دوسالی اور پیازہ کے کیمپوں پر دشمن نے شبخون مارے مگر کوئی نقصان نہیں ہوا۔ کاردنیشن کیمپ سے جنوب مشرق کی جانب ۲ میل کے فاصلے پر ۲/۱۴ پنجاب رجمنٹ سڑک کی حفاظت پر متعین تھی۔ کہ دشمن کے لشکر سے اس کا مقابلہ ہو گیا۔ پلٹن چوکی کی طرف بڑھ رہی تھی۔ کہ جھاڑیوں کے پیچھے سے ۴۰ آدمیوں نے انپر فائر کرنے شروع کر دئے پلٹن نے ٹینکوں کی امداد سے دشمن پر حملہ کیا۔ اور انہیں پسپا کر دیا۔ دشمن کے دس آدمی مارے گئے سرکاری فوج کے اتلاف جان کی خبر تصدیق طلب ہے مگر بیان کیا جاتا ہے کہ ۲ آدمی ہلاک اور ۲ زخمی ہو

انسان ضعیف البنیان کی بیچارگی

انسان کی فطرت ہے کہ ذرا سی مالی یا جسمانی قوت حاصل ہوتے ہی قدرت کی بے پایاں طاقت کے مقابلہ میں اپنی بے حیثیتی نظر انداز کر دیتا ہے۔ اور غرور و تکبر کا پتلا بنکر کمزور و بیکس انسانوں کو اپنے جور و ستم کا تختۂ مشق بنانے لگتا ہے خدا کی ہستی سے منکر ہو جاتا ہے۔ اور برملا کہنے لگتا ہے۔ کہ خدا انسان کے توہمات کا نتیجہ ہے۔ ورنہ انسان کی طاقت کے سامنے سب ہیچ ہیں۔ لیکن دستِ قدرت کی خفیف سی حرکت اس کے دل و دماغ سے انسانی طاقت کا زعم نکال دیتی ہے۔ اور اسے خدا کی ہستی کا یقین آ جاتا ہے۔ صوبۂ بہار کا خوفناک زلزلہ و شہر کوئٹہ کی مکمل تباہی ایسے واقعات انسان کے لئے تازیانۂ عبرت کا کام دیتے ہیں۔ اب ذرا میکسیکو (امریکہ) سے آمدہ اطلاع ملاحظہ کیجئے۔ لکھا ہے

"موضع ٹلالوجا (میکسیکو سٹیٹ) میں پانچسو اشخاص چشم زدن میں تباہ ہو گئے۔ جب پانی سے بھرا ہوا ریت کا حوض جو دھات جمع کرنے کے لئے جمع تھا۔ لاوا کی طرح بہ نکلا۔ جس سے تمام مکانات دب گئے۔ اور سورج نکلنے سے قبل ہی تمام باشندگان کا خاتمہ ہو گیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ نہ کوئی مکان سالم بچا اور نہ کوئی باشندہ زندہ رہا ہے"

دولت و ثروت دھری رہ گئی۔ جسمانی قوت ایسی کہ سوتے ہی رہ گئے اور دماغی قوت اتنی زبردست کہ سیدھے موت کے منہ میں گھسے چلے گئے۔ ایک نہ سوجھی کتنے نادان و کم ظرف ہیں۔ وہ انسان جو خدائے ذوالجلال کی رحمت پر نظر رکھنے کے بجائے اپنے جسم یا روپیہ کی طاقت پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ جسم ایک خاص میعاد کے بعد نحیف و نزار ہو جاتا ہے۔ قوت سماعت و قوت بصیرت مفقود ہو جاتی ہے تمام اعضا مضمحل ہو جاتے ہیں۔ روپیہ آنکھوں کے سامنے رکھا ہے۔ لیکن آنکھوں کی بینائی نہیں آ سکتی۔ کانوں کی قوتِ سماعت واپس نہیں آ سکتی۔ دولت ڈاکٹر بلا سکتی ہے۔ موت کی گھڑی کو نہیں ٹال سکتی۔ دولت دوا خرید سکتی ہے۔ صحت نہیں خرید سکتی۔ غرض بالآخر دنیا کا تمام ساز و سامان بیود ثابت ہوتا ہے اور زندگی کا سہارا صرف ایک ہستی یا شکتی رہ جاتی ہے۔ جسے خدا کہتے ہیں۔ اسی کے رحم و کرم پر تکیہ کر کے انسان زندگی کے بقیہ ایام و سکون و اطمینان سے بسر کر سکتا ہے۔ اس کی ہستی سے انکار کرنا زندہ درگور بننا ہے۔ اور اپنی زندگی کو کلی طور پر اس کے فیض و کرم کے رہین منت بنانا اس کی بخششوں سے مالا مال ہونا ہے۔

ڈیرہ دون میں آندھی سے نقصانات

ڈیرہ دون ۹ رجون ایک اطلاع مظہر ہے کہ گزشتہ شب ڈیرہ دون اور نواحی علاقوں میں قریباً ۹۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے ایک زبردست آندھی دو گھنٹہ تک چلتی رہی۔ جس کی وجہ سے کافی جانی اور مالی نقصان ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ درختوں کے گرنے یا آہنی چادروں کے اڑنے کی وجہ سے ۵ آدمی ہلاک اور ۴۰ کے قریب زخمی ہوئے۔ ٹیلیگراف اور ٹیلیفون کے تاروں کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے ڈیرہ دون باقیماندہ دنیا سے بالکل منقطع ہو گیا تھا۔ آندھی کی شدت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ایک موٹر کار آندھی میں اڑ کر ایک گڑھے میں گر گئی۔ اسی طرح ہوا کے جھونکے نے ایک تانگہ کو گھوڑے اور سواریوں سمیت ایک بنگلہ کے احاطہ میں پٹک دیا۔ سینکڑوں مکانوں کی چھتیں اڑ گئیں۔ پرند اور مویشی بھی کثیر تعداد میں ہلاک ہوئے ہیں۔ بجلی کمپنی کو لاکھوں روپے کا نقصان پہنچا ہے۔ اس کی سپلائی لائن بالکل تباہ ہو گئی ہے۔ آج صبح شدید بارش ہوئی۔ جس نے اور زیادہ نقصان پہنچایا ہے۔

ریاست چمبہ میں آتشزدگی تقریباً ۱۰ لاکھ کا نقصان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۶ / جون - بوقت ڈیڑھ بجے دن۔ لالہ دھرم چند صاحب کے مکان سے آگ کے شعلے نکلنے شروع ہوئے۔ چونکہ یہاں کے مکان عموماً لکڑی کے بنے ہوتے ہیں۔ اس لئے اگر گرمیوں کے موسم میں آگ لگ جائے۔ تو آگ کا بجھانا ناممکن ہو جاتا ہے۔ جوں ہی آگ بھڑکی آس پاس کے مکانوں کو شعلوں نے گھیر لیا۔ آگ پر قابو پانے کی ازحد کوشش کی گئی۔ مگر کامیابی کی کوئی صورت دکھائی نہ دی آگ کے شعلے ۷ بجے شام تک بدستور بلند ہوتے رہے۔ آخر آگ شاہی محلات کے بالکل قریب پہنچ گئی۔ اس وقت بعض نوجوان والئے ریاست چمبہ کے محلات کو خطرہ میں دیکھ کر بے تاب ہو گئے۔ اور انہوں نے نہایت جانفشانی سے آگ کا مقابلہ شروع کر دیا۔ شاہی محلات کے بعض حصوں کی چھتوں کو گرا دیا۔ اور نہایت جد وجہد سے آگ پر قابو پالیا۔ اس موقع پر پھر ایک دفعہ ثابت ہو گیا۔ کہ ایسی ہولناک آگ بجھانے کے لئے پانی کی معمولی نالیاں کسی صورت میں بھی زیادہ مفید ثابت نہیں ہو سکتیں۔

گزشتہ سال جب ماہ اکتوبر میں آگ لگی تھی۔ تو پریذیڈنٹ صاحب بہادر کونسل انتظامیہ چمبہ کی خدمت میں گزارش کی گئی تھی۔ کہ آگ پر قابو پانے کے لئے فائر بریگیڈ کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ اب پھر التجا کی جاتی ہے۔ کہ اگر اس قدر ہولناک واقعہ کے رونما ہونے کے باوجود فائر بریگیڈ یا کوئی اور مناسب انتظام نہ کیا گیا تو چمبہ شہر کے لئے سخت خطرہ لاحق ہے۔

اس موقع پر یہ گذارش کرنا بھی ضروری ہے۔ کہ پریذیڈنٹ صاحب بہادر ان تباہ حال اور خانماں برباد لوگوں کی ریاست کی طرف سے ضرور امداد فرمائیں جن کا سب کچھ آگ کی نذر ہو گیا ہے۔ اور وہ سخت مصیبت میں مبتلا ہیں۔ اہل چمبہ کو بھی چاہیئے۔ کہ امدادی فنڈ قائم کر کے اس میں حصہ لیں۔ اور اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی امداد کریں۔ جماعت احمدیہ چمبہ مبتلائے آلام لوگوں سے دلی ہمدردی رکھتی ہے۔ اور حتی المقدور امداد کرنے کے لئے تیار ہے۔ (نامہ نگار)

زراعت پیشہ کے قرضہ میں وارنٹ جاری نہیں ہو سکتے

عدالت عالیہ لاہور نے حال میں ایک نہایت اہم فیصلہ کیا ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے۔ کہ مسٹر جسٹس بھیڈ سے کے سامنے اپیل کالو رام بنام ملک فتح خان کی سماعت ہوئی۔ واقعات مقدمہ یہ تھے کہ کالو رام نے ایک ڈگری قرضہ کے اجراء میں سب جج کی عدالت سے ملک فتح خان کے خلاف وارنٹ ہائے گرفتاری حاصل کئے۔ اس حکم کے خلاف اپیل ہونے پر شیخ عبد الرحمن صاحب سیشن جج نے اس بناء پر کہ ملک فتح خان زراعت پیشہ ہیں اور دفعہ ۳۲ قانون کی رو سے قید سے مستثنیٰ ہیں۔ وارنٹ منسوخ کر دیئے۔ اس حکم کے خلاف کالو رام نے عدالت عالیہ میں اپیل کیا اور کہا کہ چونکہ ملک فتح خان کئی ایک مواضع کے نمبر دار ہیں۔ اور انہوں نے دو تین منشی بھی ان مواضعات کا لگان وصول کرنے کے لئے رکھے ہوئے ہیں۔ اور اپنے ہاتھ سے اراضی کاشت نہیں کرتے۔ اس لئے وارنٹ گرفتاری دیئے جانے چاہیئے تھے۔ عدالت عالیہ نے وکلائے فریقین کی بحث سننے کے بعد فیصلہ کیا۔ کہ ملک فتح خان کے خلاف قانوناً وارنٹ گرفتاری جاری نہیں کئے جا سکتے۔

انڈین نیشنل کانگرس کے مقابلے پر نئی کانگرس

خواجہ حسن نظامی کی سکیم

نئی دہلی - ۹ / جون - خواجہ حسن نظامی صاحب نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ سے ملاقات کے دوران میں ایک ایسی کانگرس کی تشکیل کی تجویز پیش کی - جو انڈین نیشنل کانگرس کے مفاد سے بالکل مختلف الخیال ہو اور اس میں ہر طبقہ اور ہر خیال کے آدمی موجود ہوں۔ خواجہ صاحب نے فرمایا کہ اس کانگرس کے قیام کا مقصد یہ ہونا چاہیئے۔ کہ جدید دستور اساسی سے کما حقہ فائدہ اٹھایا جاسکے۔ اور ملک کی آزادی کے پیش نظر حکومت پر مزید زور ڈالا جاسکے۔ خواجہ صاحب نے فرمایا کہ میں اس نظریہ کو مسٹر محمد علی جناح کے بھی پیش کر چکا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے اس کی تعریف کرتے ہوئے وعدہ کیا ہے۔ کہ اسکی آخری منظوری کے لئے آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل میں پیش کر دیں گے۔

خواجہ صاحب نے مسٹر جناح کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ جدید دستور اساسی کی حقیقت کو مسٹر جناح سے زیادہ کسی نے نہیں سمجھا۔ مسٹر جناح نے اگرچہ جدید دستور کو مذموم قرار دیا ہے۔ بایں ہمہ انہوں نے اعلان کر دیا ہے کہ اس سے کما حقہ فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور حکومت کے سامنے مزید مطالبات پیش کرنے چاہئیں۔ خواجہ صاحب نے کانگرس کے طرز عمل کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ کہ کانگرس نے مسلم لیگ اور مسٹر جناح کو نظرانداز کر دیا ہے۔ جس کے تعاون کی اسے سخت ضرورت تھی۔ یہی وجہ ہے کہ کانگرس کو مسلمانوں کے اشتراک عمل کے بارے میں سخت ندامت اٹھانی پڑی ہے۔ نامہ نگار نے خواجہ صاحب سے موجودہ آئینی تعطل کے بارے میں استفسار کیا۔ اس پر خواجہ صاحب نے فرمایا کہ کانگرسی اکثریت والے چھ صوبوں کا موجودہ آئینی تعطل بہت جلد ختم ہو جائے گا۔ حالات وکوائف سے معلوم ہوتا ہے کہ کانگرس اور حکومت دونوں تصفیہ کے متمنی ہیں۔ ہر ایک اپنی کمزوریوں کو اچھی طرح سمجھ چکی ہے۔ موجودہ آئینی تعطل ضروری تھا۔ کیونکہ کانگرس نے انتخابات لڑنے سے پیشتر ووٹروں سے وعدے کئے تھے کہ مالیہ کی تخفیف دی جائے گی۔ اور اسی قسم کے دوسرے احکام جاری کئے جائینگے جن سے ووٹروں کو فائدہ پہنچے گا۔ انتخابات کے خاتمہ کے بعد کانگرس کو محسوس ہونے لگا۔ کہ کانگرس کی آئینی پوزیشن ان وعدوں کے پورا کرنے کے ناقابل ہے۔ لہٰذا اس نے بہانہ کر کے گورنروں سے اطمینان حاصل کرنے کا مطالبہ پیش کر دیا۔ جس سے موجودہ آئینی تعطل پیدا ہو گیا۔

موجودہ طریقہ تعلیم کو بدلا جائے

پنجاب اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں اس مطلب کی اہم قرارداد پیش کی جائے گی۔ کہ موجودہ ناقص طرز تعلیم اور موجودہ تعلیمی سسٹم کی مشنری کو یکسر بدل دینے کے لئے ہاؤس کے گیارہ سرکردہ اراکین پر مشتمل ایک سلیکٹ کمیٹی میاں عبد الحی وزیر تعلیم کی زیر صدارت مقرر کی جائے۔ اور یہ کمیٹی صوبہ کے تعلیمی حالات کا جائزہ لے کر ان میں اہم تبدیلیوں کے متعلق گورنمنٹ کے پاس رپورٹ کرے۔ اور وزارت تعلیم اس کمیٹی کی سفارشات کو جامہ عمل پہنا کر صوبہ کی اس اہم [illegible]

دارالامرا میں ہندوستان کے متعلق استفسارات

وزیر ہند کی طرف سے گاندھی جی کے تازہ مطالبہ کا جواب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لارڈ لائیڈ کا استفسار

(لنڈن ۸ رجون) دارالامرا میں لارڈ لائیڈ نے دریافت کیا۔ کہ کیا گورنمنٹ کی تجویز یہ ہے۔ کہ آئندہ ہندوستان کی صوبائی حکومتوں سے متعلق معاملات کے سلسلہ میں ممبران پارلیمنٹ کو سوال وجواب کے ذریعہ کوئی اطلاع بہم نہیں پہنچائیگی۔ اگر جواب اثبات میں ہے۔ تو اس انکار کی وجہ کیا ہے۔ حال ہی میں لکھنؤ کے فرقہ وارانہ فساد کے متعلق ہوس آف کامنز میں سوال دریافت کیا گیا تھا۔ اس کا جواب وزیر متعلقہ نے یہ دیا تھا۔ کہ اس امر کے متعلق کوئی اطلاع بہم نہیں پہنچائی جا سکتی کیونکہ یہ ایک ایسا معاملہ ہے۔ جس کو نپٹانا صوبائی وزارت کا کام ہے۔ چنانچہ اس جواب کے پیش نظر دارالامراء میں لارڈ لائیڈ کو متذکرہ بالا سوال دریافت کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ لارڈ لائیڈ نے مزید کہا دارالعوام میں اس سلسلے میں جو جواب دیا گیا ہے۔ اس نے سخت حیرانی اور کسی حد تک تشویش پیدا کر دی ہے۔ اغلباً یہ ممبران پارلیمنٹ کا حق ہے۔ کہ وہ کسی بھی ہندوستانی معاملہ کے متعلق واقفیت حاصل کریں۔

لارڈ لوتھین کی تقریر

لارڈ لوتھین نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ سوال زیر بحث ایک ایسا نکتہ ہے جس پر پارلیمنٹ کی ذمہ داری شروع ہوتی۔ اور ختم ہوتی ہے۔ یہاں اس بات کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کہ آیا اس ہاؤس کے ممبروں کو ہندوستان میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات کے متعلق واقفیت حاصل کرنے کا کوئی حق ہے یا نہیں۔ بلکہ دارالعوام میں یہ رواج قائم ہو چکا ہے۔ کہ کسی وزیر سے اس بنا پر کوئی سوال دریافت نہیں کیا جا سکتا کہ اس پر اس معاملہ کی جس کے متعلق سوال دریافت کیا گیا ہو۔ کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی۔ کیونکہ یہ کہا گیا ہے۔ کہ پارلیمنٹ کے قوانین کی رو سے گورنمنٹ یا گورنمنٹ کے ایک حصہ کی ذمہ داری مقامی لیجسلیچرز کو منتقل کر دی گئی ہے۔ مقرر نے اُمید ظاہر کی۔ کہ لارڈ زٹلینڈ اس امر کی وضاحت کریں گے۔ کہ ہندوستان کے مختلف صوبوں میں جہاں ذمہ دار وزراء نے اپنے عہدوں کی ذمہ واریاں اپنے کندھوں پر لی ہیں۔ وہاں امن وقانون کی ذمہ داری بھی ان وزراء پر ہے۔ جیسا کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ اور بیاض ہدایات میں صاف صاف درج ہے۔

ہندوستان کے چھ صوبوں میں کانگریس اکثریت کی طرف سے وزارتیں قبول کرنے سے انکار کے متعلق ذکر کرتے ہوئے لارڈ لوتھین نے رائے ظاہر کی۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی نوعیت کے متعلق پبلک میں جو بحث مباحثہ ہو رہا ہے۔ اسے لارڈ زٹلینڈ کی ۶ رمئی کی تقریر نے بہت حد تک صاف کر دیا ہے۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت صوبائی ذمہ داری اور صوبائی خود مختاری کے کیا معنی ہیں اس کو لارڈ زٹلینڈ کی تقریر نے بالکل واضح کر دیا ہے۔ لارڈ لوتھین نے امید ظاہر کی۔ کہ اب متذکرہ بالا چھ صوبوں کے گورنروں کے لئے شائد یہ ممکن ہو گا۔ کہ وہ لیجسلیچرز کے اجلاس بلائیں۔ اور کوئی ایسا طریق سوچیں۔ جس سے کہ ان صوبوں کی اکثریت حکومت کی ذمہ داری اپنے کندھوں پر لینے کے لئے آمادہ ہو جائے۔ اس قسم کا اقدام کرنا گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے رو سے گورنروں کے اختیار میں ہے۔ موجودہ صورت حالات کو ختم کرنے کے لئے بہترین طریقہ یہ ہے۔ کہ گورنر لیجسلیچرز کے اجلاس بلائیں۔ اور اکثریت کو وزارتیں قبول کرنے پر آمادہ کریں۔

وزارتیں قبول کرنے کے متعلق مسٹر گاندھی نے حال ہی میں جو بیان دیا تھا اور جو برطانوی اخبارات میں شائع ہو چکا ہے۔ لارڈ لوتھین نے اس کے مندرجہ ذیل اقتباسات پیش کئے۔"

"میری خواہش ہے کہ کانگریس وزارتیں قبول کرے۔ لیکن صرف اس صورت میں کہ اگر گورنمنٹ کانگریس کو مطمئن کرنے پر آمادگی کا اظہار کرے۔ اس وقت جو سب سے بڑی مشکل نظر آ رہی ہے۔ وہ کانگریس کا یہ مطالبہ ہے۔ کہ جب کسی صوبہ کے گورنر اور اس کے وزرا میں شدید اختلافات پیدا ہوں۔ تو وہ وزرا کو برخاست کرائیں میں ذاتی طور پر اس پر بھی مطمئن ہو جاؤنگا اگر گورنر یہ اقرار کر لیں۔ کہ ایسی صورت حالات رونما ہونے پر وہ وزراء سے استعفےٰ طلب کریں گے۔"

لارڈ لوتھین نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔ ان الفاظ کا صحیح صحیح مطلب کیا ہے۔ یہ ابھی تک بحث طلب ہے۔ لیکن اگر فراخ دلی سے دیکھا جائے۔ تو اب اختلافات بہت زیادہ نہیں رہے۔ اور ایسے نہیں۔ کہ اگر فریقین دانشمندی اور خلوص دلی سے کام لیں تو دور ہوں۔ لارڈ لوتھین نے مزید کہا۔ کہ ذمہ وار حکومت کے ماتحت برخاست کرنے اور استعفیٰ لینے کا فرق عملی صورت میں ختم ہو جاتا ہے۔ اگر وزرا گورنر کو کوئی ایسا مشورہ پیش کرینگے۔ جس سے وزارت کو برخاست کرنا پڑے۔ یا آئینی تعطل پیدا ہو۔ تو اس کی ذمہ داری ان وزراء پر ہو گی۔ کیونکہ وہی اس حد تک اس قسم کا مشورہ دینے کے اور اسے واپس نہ لینے کے ذمہ دار ہوں گے۔ اس مشورہ کو رد کرنے کی ذمہ واری گورنر پر ہو گی۔ اور وہ اس کے لئے وزیر ہند پارلیمنٹ اور اس ملک کے ووٹروں کو جوابدہ ہو گا۔

مقرر نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔ اگر ہم ذمہ وار حکومت کی نوعیت کار پر غور کریں۔ تو ہم کو معلوم ہو گا۔ کہ وزرا کو برخاست کرنے اور ان سے استعفےٰ لینے میں درحقیقت کوئی خاص فرق نہیں ہے۔ ذمہ دار حکومت کے طریق کار کا کانگریس جس قدر غور وخوض سے مطالعہ کرے گی۔ اسی قدر اسے اس امر کا احساس ہوتا جائے گا۔ کہ ۶ رمئی کو لارڈ زٹلینڈ نے جو تقریر کی تھی۔ وہ ان مشکلات اور شبہات کا تسلی بخش جواب تھا۔ جو کانگرسی محسوس کرتے ہیں۔ پارلیمنٹ نے ہندوستان کو بھی وہی آئین دیا ہے۔ جو سلطنت برطانیہ کے دیگر حصص میں کامیابی سے نافذ ہو چکا ہے۔ جوں جوں ہمارے ہندوستانی دوست نئے آئین کے عملدرآمد کا مطالعہ کرینگے ان کی تشویش دور ہو جائے گی۔

لارڈ زٹلینڈ کی تقریر

لارڈ زٹلینڈ وزیر ہند نے جواب میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ لارڈ لوتھین نے لارڈ لائیڈ کے سوال کا غیر مبہم الفاظ میں جواب دیدیا ہے۔ جہاں تک صوبائی حکومتوں کا تعلق ہے نئے آئین کا قابل ذکر پہلو یہ ہے کہ برطانوی پارلیمنٹ سے ذمہ داری لیکر ہندوستان کی منتخب اسمبلیوں کے حوالے کر دی گئی ہے۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ آف ۱۹۳۵ء کے ماتحت پارلیمنٹ نے اچھی طرح سمجھ سوچ کر ذمہ داری ہندوستانی اسمبلیوں کو دی ہے۔ بیاض ہدایات میں سوائے بعض محدود حالات کے گورنروں کو ہدایت دی گئی ہے۔ کہ وہ اپنے وزرا کے جو برطانوی پارلیمنٹ کے سامنے نہیں۔ بلکہ انڈین لیجسلیچرز کے سامنے جوابدہ ہیں۔ مشوروں پر عمل کریں۔ جس طرح انڈین لیجسلیچرز کا یہ حق ہے۔ کہ وہ ہندوستان کے مختلف صوبوں کی حکومتوں کی پالیسی اور انکے طریق کارکردگی کو چیلنج کریں اسی طرح ان کا حق ہے کہ وہ وزرا سے جواب طلب کریں لارڈ زٹلینڈ نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا جس حد تک برطانوی پارلیمنٹ نے ہندوستان کے مختلف صوبوں کی حکومت سے دستبرداری اختیار کی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی حد تک اس نے اپنا یہ حق بھی چھوڑ دیا ہے کہ برطانوی پارلیمنٹ میں سوال و جواب کے ذریعہ صوبائی حکومتوں کے ایکشن کی تحقیقات کرائے۔

وزیر ہند نے مزید کہا۔ مجھے کوئی حق نہیں ہے کہ میں کسی ایسے سوال کے متعلق کسی قسم کی واقفیت حاصل کرنے کے لئے کسی ہندوستانی وزیر سے مطالبہ کردں۔ جو اس ہاؤس میں مجھ سے پوچھا جائے۔ اور اگر میرے دریافت کرنے پر ہندوستانی وزیر اس کے متعلق کسی قسم کی واقفیت بہم پہنچانے سے انکار کر دیں۔ تو وہ اس میں بالکل حق بجانب ہونگے۔ لیکن اس اصول میں استثنا کی بھی گنجائش ہے۔ برطانوی پارلیمنٹ نے بعض محدود اور صاف طور پر مشرح دائرہ میں کنٹرول کا اختیار اپنے پاس محفوظ رکھا ہے۔ اور یہ دائرہ گورنروں کے خاص اختیارات کا ہے۔ اپنے خاص اختیارات کے سلسلے میں گورنر چونکہ خاص اختیارات کو استعمال لاتے وقت اپنے طرز عمل کے لئے برطانوی پارلیمنٹ کے سامنے جوابدہ ہیں اس لئے خاص اختیارات کے متعلق گورنروں کے فرائض کی ادائیگی کے سلسلے میں ہم ہر قسم کے سوالات کا جواب دینے کو تیار ہونگے۔ لارڈ لوتھین کی تقریر کا جواب دیتے ہوئے وزیر ہند نے کہا۔ چونکہ گورنر اپنے طرز عمل کے لئے وزیر ہند کی وساطت سے پارلیمنٹ کے سامنے جوابدہ ہونگے۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ اپنے خاص اختیارات کے ماتحت کوئی کام کرنے سے پیشتر معاملہ پر اچھی طرح غور و خوض کر لیں گے۔ لیکن لارڈ لوتھین سے اس امر میں میرا اتفاق نہیں کہ صرف گورنر ہی اپنے افعال کے لئے ذمہ دار ہونگے۔ اس مرحلہ پر لارڈ لوتھین نے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔ کہ میرا استدلال یہ تھا۔ کہ ذمہ داری دوگونہ ہوگی۔ اس پر لارڈ زٹلینڈ نے کہا۔ کہ اس صورت میں میں آپ سے متفق ہوں۔

لارڈ زٹلینڈ نے مزید کہا۔ آئینی تعطل کی ذمہ داری جس قدر گورنروں پر عاید ہو سکتی ہے۔ اسی قدر وزراء پر بھی عاید ہو سکتی ہے۔ خصوصاً اس بات میں جب کہ وزراء اپنے صوبہ کے گورنر کے سامنے کوئی ایسا مشورہ پیش کرکے اس کو منظور کرنے پر اصرار کریں جسے وہ اپنی خاص ذمہ داریوں کے پیش نظر منظور کرنے سے معذور رہو۔ ایسے حالات میں نتائج کی ذمہ داری تمام تر گورنروں پر ہی نہیں ہوگی۔ بلکہ یکساں طور پر وزراء پر بھی ہوگی۔ مسٹر گاندھی کے بیان کا حوالہ دیتے ہوئے وزیر ہند نے کہا کہ جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں۔ گاندھی جی کے بیان کا مطلب یہ ہے۔ کہ جب کسی صوبہ کے گورنر اور اس کے وزراء کے درمیان شدید اختلافات پیدا ہوں۔ تو وہ اپنے وزراء کو یا تو برخاست کر دیں یا ان سے استعفے طلب کریں۔ لیکن میرے خیال میں نہ تو یہ قرین عقل و دانش ہوگا۔ اور نہ ہی پارلیمنٹ کا یہ منشا ہے۔ کہ جب کبھی ایسی صورت حالات پیدا ہو۔ تو گورنر لازمی طور پر اپنے وزراء سے استعفے طلب کریں اگر پارلیمنٹ کا منشا یہی ہوتا۔ تو اس کے متعلق خود ایکٹ میں ہی وضاحت کر دی جاتی۔ اور گورنروں کی پوزیشن کے متعلق جس پیراگراف میں تشریح کی گئی ہے۔ اس کے اخیر میں یہ الفاظ بڑھا دیئے جاتے۔ کہ جب کبھی کوئی گورنر اپنی خاص ذمہ داریوں کے پیش نظر اپنے وزراء کے مشوروں کو قبول نہ کر سکے۔ تو وہ ان سے مستعفی ہونے کا مطالبہ کرے۔ لیکن ایسا نہیں کیا گیا بلکہ اس کے برعکس اس پیراگراف میں یہ الفاظ درج ہیں۔ جہاں تک گورنر کی خاص ذمہ داریوں کا تعلق ہے۔ وہ کارروائی کرنے کے متعلق اپنے انفرادی فیصلہ سے کام لے"

لارڈ زٹلینڈ نے مزید کہا۔ پارلیمنٹ نے گورنروں کے فرائض ان الفاظ میں کیوں درج کئے ہیں۔ اس لئے کہ اسے خیال تھا کہ اگر گورنر اور اس کے وزراء میں اختلاف اس قدر شدید ہوں۔ کہ دور نہ کئے جا سکیں۔ اور اس کے باوجود گورنر چاہیں کہ وزراء

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ

امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ سلطان ولد لعل ذات ارائیں سکنہ ماڑی بھٹیاں تحصیل و ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۳۱-۷-۳۷ مقرر کیا ہے۔ لہذا اجابت مذکور صدر جھنگ کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۰ ماہ اپریل ۱۹۳۷ء دستخط: چیئرمین خان بہادر میاں غلام رسول صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ

امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ شہامد ولد فتو ذات سرہانہ سیال سکنہ منصور سیال تحصیل و ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۳۰-۷-۳۷ مقرر کیا ہے۔ لہذا اجابت مذکور صدر جھنگ کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۰ ماہ اپریل ۱۹۳۷ء دستخط چیئرمین خان بہادر میاں غلام رسول صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ

امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ اگرہ ولد علی محمد ولد اگرہ ذات کھوکھر سکنہ کلیر لے تحصیل و ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے ۳۰-۷-۳۷ بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۳۰-۷-۳۷ مورخہ ۳۰-۷-۳۷ مقرر کیا ہے لہذا اجابت مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۳۷ء دستخط:- چیئرمین خان بہادر میاں غلام رسول صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ

امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ شاہ بیگ ولد قائم ذات سوتیا سکنہ ۵۴ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے ۳۱-۷-۳۷ بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۳۱-۷-۳۷ مقرر کیا ہے۔ لہذا اجابت مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۵-۵-۳۷ دستخط: چیئرمین خان بہادر میاں غلام رسول صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ

امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ محمد وارث ولد فتح دین ذات دوہان سکنہ گھیانہ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے ۳۱-۷-۳۷ بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کیلئے یوم ۳۱-۷-۳۷ مقرر کیا ہے لہذا اجابت مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۷-۵-۳۷ دستخط:- چیئرمین خان بہادر میاں غلام رسول صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

371

بر سر اقتدار ہیں۔ یا وہ ان کے باقیماندہ پروگرام کی منظوری دے دیں۔ یا برعکس اس کے وزراء اختلاف رائے کے باوجود مستعفی ہونا نہ چاہیں۔ تو وہ ایسا کر سکیں۔ یہ امر واقعہ ہے۔ کہ گورنر جب چاہیں وزرا کو برخاست کر سکتے ہیں۔ اور وزرا جب چاہیں مستعفی ہو سکتے ہیں۔ اس لئے برخاست کرنے یا مستعفی ہونے کا کام گورنروں اور وزراء پر ہی چھوڑ دیا جائے۔ یعنی جب گورنر اور وزرا کے درمیان اختلافات پیدا ہوں۔ تو اگر گورنر وزراء کو برخاست کرنا چاہیں۔ تو برخاست کر دیں۔ اور اگر وزرا خود مستعفی ہونا چاہیں۔ تو مستعفی ہو جائیں۔ چونکہ حالات معاملہ کو صاف کر دیں گے۔ اس لئے فریقین خود ہی یہ فیصلہ کر سکیں گے۔ کہ ان کو کیا طرز عمل اختیار کرنا چاہیئے۔

تقریر کو ختم کرتے ہوئے وزیر ہند نے کہا۔ کہ میرے خیال میں اس معاملہ کے متعلق کسی قسم کا سمجھوتہ کرنے کی بجائے یہ بہتر ہوگا۔ کہ اس معاملہ کو یونہی رہنے دیا جائے۔ اور یہ قرار نہ دیا جائے کہ اختلافات پیدا ہونے کی صورت میں گورنر کے لئے اپنے وزرا کو لازمی طور پر برخاست کرنا ہوگا۔ غرض حکومت نے گاندھی جی کی نئی تجویز کو بھی نامنظور کر دیا۔ اور کہدیا ہے کہ گاندھی جی کی اس تجویز کو ...

مستورات

کے فائدے کیواسطے یہ تحریر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر وہ کسی ایک علاج معالجہ کرانیکے باوجود ابھی تک اولاد کی نعمت سے محروم ہیں۔ تو وہ شفاخانہ رفاہ نسواں کیطرف فوراً رجوع کریں۔ شفاخانہ رفاہ نسواں کی مالکہ والدہ صاحبہ سید خواجہ علی جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ ہیں۔ بے اولاد عورتوں کے علاج میں بہت بڑا تجربہ رکھتی ہیں۔ بے شمار بے اولاد عورتیں ان کی ادویہ سے صاحب اولاد ہو چکی ہیں۔ اگر آپ اولاد چاہتی ہیں۔ تو فوراً مفصل حالات معرض تحریر لاکے دوا طلب کریں۔ انشاء اللہ ضرور آپکی گود ہری ہوگی۔ مکمل دوا کی قیمت ہر حال میں چار روپے سے زائد نہیں ہوگی محصولڈاک علاوہ سیلان الرحم یعنی سفید پانی کا خارج ہونا اس دوا کی قیمت ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک ہے۔ پتہ: شفاخانہ رفاہ نسواں قادیان پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قدرت کے دو عطیے

۱۔ پچاس اور ستر سال کی درمیانی عمر کے وہ بزرگ جو جوانی کی بہار کو دیکھنے کے آرزومند ہوں۔ صرف ایک ہفتہ دوا استعمال کر کے قدرت حق کا ملاحظہ کریں۔

قیمت صرف دو روپے (عہ)

۲۔ پچاس سال سے نیچے کی عمر والے مرد جوانمردی کا لطف اٹھائیں۔ پہلی ہی خوراک میں جوانی کی بہار دیکھیں۔ قیمت صرف ۱۲ فرمائش کے ہمراہ صحت اور عمر ضرور لکھیں۔ المشتہر

مرزا مراد بیگ احمدی کھدریالہ ڈاکخانہ کھر کا ضلع گجرات (پنجاب)

مہنگا روئے ایک بار سستا روئے بار بار

اکسیر اکبر

دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے۔ جو ضعف دل ضعف دماغ ضعف اعصاب ضعف ہاضمہ ضعف جگر قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا۔ دل کی دھڑکن سر چکرانا۔ آنکھوں میں اندھیرا آنا سستی اداسی غرضیکہ جملہ کمزوریوں کے دور کرنے کیلئے تیر بہدف۔ فرحت اور تازگی بخشنے کیلئے لاثانی۔ دل میں نئی امنگ ... نئی ترنگ۔ دماغ میں نئی جولانی کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور۔ نامرد کو مرد اور مرد کو جوانمرد بنانے کیلئے اپنی نظیر آپ ہی ہے۔

یہ سونے کے کشتے کستوری عنبر۔ یوہمبین وغیرہ بیش بہا قیمتی اجزاء کا بہترین مرکب ایک ماہ کی خوراک کی قیمت بیس روپے (عہ ۲۰) جو اس کے بیش بہا اور قیمتی اجزاء اور فوائد کثیر کے سامنے کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتی۔

جناب ڈاکٹر شیر محمد صاحب غالی اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارٹ ضلع کوہاٹ

سے لکھتے ہیں۔ کہ "اکسیر اکبر ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی۔ ایک مریض کو جس کی عمر ۵۸ سال سے بھی متجاوز ہو چکی تھی۔ اور جسکو کمزوری تقریباً عرصہ پچیس سال سے تھی۔ استعمال کرائی گئی۔ استعمال کے بعد حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی۔ جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی۔ یعنی اکسیر اکبر کے استعمال کے بعد اسکی صحت ایسی ہو گئی۔ جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے۔

جناب خانصاحب محمد روشن خان صاحب انسپکٹر پولیس دیناج پور سے تحریر

فرماتے ہیں۔ کہ "میرے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے میں آپ کا شکریہ ادا کروں۔ آپ کی مرسلہ اکسیر اکبر کے ذریعہ سے خداوند کریم نے مجھے دوبارہ زندگی عطا فرمائی۔ الحمد للہ اب کامل صحت ہے۔ اور اکسیر اکبر کے استعمال سے طاقت بدنی اپنی اصلی حالت پر آگئی ہے۔ میں آپ کا بہت بہت شکر گذار ہوں۔"

اجزا کے زیادہ بیش بہا اور قیمتی ہونے کے مقابلہ میں سستی مگر فوائد کے لحاظ سے سینکڑوں روپیہ کی قیمت ادویہ سے زیادہ مفید

ملنے کا پتہ

مینیجر نور اینڈ سنز۔ نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سب جج صاحب بہادر درجہ سوئم زیرہ

مقدمہ ۲۲۵ ۱۹۳۶ء

ولائتی رام پسر کرپا رام ذات بسیری ساکن دہرم کوٹ تحصیل زیرہ

بنام

کموں ولد جیون ذات جٹ ساکن بیاتی حال وارد چک نمبر ۱۴ ڈاکخانہ نقر وال تحصیل و ضلع بہاول نگر ریاست بہاولپور مدعا علیہ

دعوی مبلغ ۳۰۰/۱/۰ روپیہ

مقدمہ صدر میں مدعا علیہ پر معمولی طریقہ سے تعمیل سمن نہیں ہوئے ہیں۔ لیکن وہ لفافہ رجسٹری لینے سے انکاری ہے۔ اسلئے اسکے برخلاف اشتہار ہذا جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ مذکور بتاریخ ۲۹ جون ۳۷ء کو بوقت ۱۰ بجے دن کے حاضر عدالت ہذا ہو کر جوابدہی نہ کریگا تو اس کے برخلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

آج بتاریخ ۵ ماہ جون ۱۹۳۷ء بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

دوکان سرمہ ممیرا

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ مصدقہ حضرت مسیح موعودؑ و حکیم نور دین رضؓ عرصہ پینتیس ۳۵ سال سے یہ سرمہ تیار ہوتا ہے۔ ککرے۔ ابتدائی موتیا بند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ خارش۔ آنکھوں سے پانی جاری رہنا۔ نظر کی کمزوری غرض ہر قسم کی امراض چشم کیلئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ اصلی ممیرا فی تولہ جو پیسا نہ ہو عہ ۱۰ روپے سرمہ ممیرا خاکی اول فی تولہ عا سرمہ سیاہ فی تولہ عہ ترکیب استعمال صبح و شام دو دو سلائیاں۔

سید احمد نور کابلی موجد سرمہ ممیرا قادیان پنجاب

...حان کے بعد بجلی کا کام سیکھئے

...نکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب۔ یوپی و صوبہ سرحد کے ...ڈ و الیکٹرک ڈیپارٹمنٹ میں دن بدن بڑھتی جارہی ہے۔ لہذا بہترین درسگاہ

...کول فار الیکٹریشنز لدھیانہ ہے

...جو گورنمنٹ سے ریکگنائیزڈ بھی ہے۔ اور ایڈڈ بھی۔ ہر ...ملیت اور ہر مذہب و ملت کے طلباء کے لئے یہ سکول ...ھلا ہے۔ گورنمنٹ سے مالی امداد ملنے پر سکول ...یٹی نے فیس میں ایک تہائی کی رعایت کر دی ہے۔ ...ہوار لی جاتی ہے۔ پراسپکٹس مفت۔

مینیجر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایبٹ آباد ۱۰ رجون - ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ صوبہ سرحد کی وزارت نے مالیہ اور آبیانہ میں ۷۰ ہزار روپیہ کی معافی کی ہے۔ انفرادی قرضوں کے معاملے میں بہت جلد فیصلے کئے جائینگے

راولپنڈی ۱۰ رجون - گذشتہ چند سال سے مطالبہ کیا جا رہا تھا کہ علاقہ شیرانی (صوبہ سرحد) میں دیوانی اور فوجداری مقدمات کا فیصلہ شریعت اسلامیہ کے مطابق کیا جائے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں گورنر صوبہ سرحد کے حکم کے مطابق اس مسئلہ پر غور کرنے کے لئے ایک جرگہ طلب کیا گیا جس میں کافی بحث و تمحیص کے بعد یہ طے پایا۔ کہ سردست تین علماء پر مشتمل ایک ٹریبونل مقرر کیا جائے۔ جو دیوانی مقدمات کا فیصلہ شریعت اسلامیہ کے مطابق کرے۔ فوجداری مقدمات کے فیصلے کے متعلق کوئی اور جرگہ طلب کیا جائے گا۔

کانگڑہ ۱۰ رجون - کانگڑہ میں آندھی اور بارش کا جو طوفان آیا۔ اس سے ۵ آدمی ہلاک ہو گئے اور مکانوں کو بھی کافی نقصان پہنچا۔ ٹیلیگراف کے کھمبے گر گئے۔ درخت جڑوں سے اکھڑ گئے۔ آندھی کے بعد بارش ہوئی جس سے سارے علاقے میں طغیانی آ گئی۔

شملہ ۱۰ رجون - امید ہے کہ کاغذ پر محصول میں تخفیف کے متعلق حکومت کے فیصلہ کا بہت جلد اعلان کر دیا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اخباروں کی امداد کے مسئلہ پر حکومت نے ہمدردانہ غور کیا ہے۔

میرٹھ ۱۰ رجون - ۹ رجون آدھی رات کے وقت یہاں زلزلہ آیا جس کے جھٹکے ایک یا دو سیکنڈ تک محسوس ہوتے رہے۔

کراچی ۱۰ رجون - نواب شاہ کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ پولیس نے ایک گاؤں سے ایک شخص کو اس الزام کے ماتحت گرفتار کیا ہے۔ کہ اس نے قرآن کو جلا کر اس کی توہین کی ہے۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ملزم دیوانہ ہے

شملہ ۱۰ رجون "امرت بازار پتریکا" کو معلوم ہوا ہے۔ کہ سر جیمز گرگ فنانس ممبر حکومت ہند جو آج کل رخصت پر انگلستان گئے ہوئے ہیں۔ اپنے عہدہ پر ہندوستان واپس نہیں آئیں گے

رانچی ۱۰ رجون - ہز ایکسی لینسی گورنر بہار نے ایک ایڈریس کے جواب میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ گورنر اور وزراء کے تعلقات آقا اور غلام کے سے نہیں۔ بلکہ صوبہ کی مفید حکومت کے اہم اقدامات میں ایک دوسرے کے رفیق کار ہیں۔ ممکن ہے۔ ایسے واقعات بھی پیدا ہو جائیں۔ جن میں گورنر اور اس کے وزراء کے درمیان شدید اختلاف پیدا ہو جائے۔ اور اس کے نتیجہ میں استعفیٰ یا برطرفی ضروری متصور ہو۔ مگر میرے خیال میں قبل از وقت ان امور کی تعیین مفید نہ ہوگی جو ایسے شدید اقدامات کو حق بجانب قرار دے سکیں۔

کانگڑہ ۱۰ رجون - ایک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ تحصیل پالم پور میں واقع ایک جنگل میں آگ لگ گئی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ شعلے چار میل کے فاصلے سے دکھائی دے رہے تھے۔ آتشزدگی کی وجہ سے متعدد جنگلی جانوروں کی جانیں ضائع ہو گئیں

لاہور ۱۰ رجون - آج مولوی ظفر علی خان مرکزی اسمبلی کی اس نشست کے لئے جو مسٹر گابا کے مستعفی ہونے پر خالی ہوئی تھی۔ رکن منتخب ہو گئے مولوی صاحب کو ۴۱۵ ووٹ ملے اور میاں عبد العزیز کو ۱۰۰ ووٹ ملے۔ چنانچہ میاں عبد العزیز کی ضمانت ضبط ہو گئی۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) جشن تاجپوشی کی تقریب پر ملک معظم نے ڈیوک آف ونڈسر کو ہز رائل ہائی نس کا خطاب دیا تھا۔ لیکن ڈیوک نے یہ خطاب منظور نہیں کیا۔ کیونکہ اس اعزاز میں ڈچس آف ونڈسر شریک نہیں ہو سکتیں۔

جالندھر ۱۰ رجون - آج ہندوؤں اور پٹھانوں کے دو خاندانوں میں شدید فساد ہو گیا۔ جس سے شہر کا امن خطرہ میں پڑ گیا۔ فساد کے نتیجہ میں ۵ آدمی مجروح ہوئے۔ لاٹھیوں اور ٹکوؤں کا آزادانہ استعمال کیا گیا۔ پولیس نے فوراً موقع پر پہنچ کر صورت حالات پر قابو پا لیا۔ یہ جھگڑا ایک عمارت کی تعمیر پر ہوا۔ ہندو ایک چورا ہے میں ایک کنوئیں کے قریب عمارت بنانا چاہتے تھے۔ پٹھانوں کا بیان ہے۔ کہ اس جگہ ان کے کسی بزرگ کی قبر ہے۔

امرتسر ۱۰ رجون - گیہوں حاضر ۳ روپے ۶ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپے ۵ آنے ۳ پائی۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے ۴ آنے سے ۸ روپے ۱۲ آنے تک۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۸ آنے اور چاندی دیسی ۵۲ روپے ۱۲ آنے ہے

نیویارک ۱۰ رجون - امریکہ کی میڈیکل ایسوسی ایشن نے پہلی مرتبہ طبی پریکٹس کے طور پر ضبط تولید کو منظور کر لیا ہے۔

نئی دہلی ۱۰ رجون - پولیس نے کشمیری دروازہ کی ایک تجارتی کمپنی کے احاطہ پر چھاپہ مار کر جعلی سکے بنانے کے چند سانچے برآمد کئے اس سلسلہ میں تین آدمی گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

شملہ ۱۰ رجون - بعض اطلاعات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ چینی ترکستان میں بعض فوجی دستوں نے بغاوت کر دی ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں بعض مقامات پر جنگ و جدال ہوا ہے۔ برطانوی قونصل مقیم کاشغر کی طرف سے جو آخری اطلاع ملی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سفارتخانہ خطرہ میں نہیں۔

شملہ ۱۰ رجون - حاجی ترنگ زئی جو حکومت برطانیہ کے سخت دشمن سمجھے جاتے ہیں۔ اپنی اقامت گاہ واقع علاقہ مہمند میں سخت بیمار ہیں۔

لاہور ۱۰ رجون معلوم ہوا ہے۔ سات مسلمانوں کو جس میں سٹی کانگرس کا وائس پریذیڈنٹ بھی ہے۔ ایک پریس رپورٹر اور بعض احراری ہیں زیر دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند گرفتار کر کے آج ایک مقامی مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا گیا جہاں سے انہیں دو دو ہزار روپیہ کی ضمانت پر رہائی کا حکم ملا۔ یہ گرفتاریاں دہلی دروازہ کے باہر میاں عبد العزیز کانگرسی امیدوار کی حمایت کے جلسہ میں لڑائی کی وجہ سے عمل میں آئی تھیں۔

شملہ ۹ رجون - پنجاب اسمبلی کے قواعد اور طریق کارروائی مرتب کرنے والی کمیٹی نے اپنے کل کے اجلاس میں فیصلہ کیا۔ کہ ہفتہ میں صرف چار دن اسمبلی کی کارروائی ہوا کرے گی۔ بدھوار۔ جمعہ اور ہفتہ کے دن اجلاس منعقد نہیں ہوا کرے گا۔ جمعرات کا دن غیر سرکاری کام کے لئے وقف ہوگا

راولپنڈی ۹ رجون - سرائے صالح ضلع ہزارہ میں ہندو مسلم فساد کے اسباب کی تحقیقات ڈپٹی کمشنر صاحب ہزارہ کر رہے ہیں۔ ہندوؤں کے بیانات قلمبند کئے جا چکے ہیں۔ اب سرکردہ مسلمانوں کو دعوت دی گئی ہے۔ کہ وہ بھی اپنا نظریہ پیش کریں ڈپٹی کمشنر صاحب اپنی رپورٹ مرتب کرنے کے بعد اسے حکومت کے پاس بھیج دیں گے۔ جس کی بناء پر حکومت ایک مفصل بیان شائع کرے گی۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) حکومت ایران اور حکومت عراق کے درمیان ایک برس سے سرحد کے متعلق تنازعہ چلا آ رہا تھا۔ اب معلوم ہوا ہے۔ دونوں حکومتوں میں سمجھوتہ ہو گیا ہے۔